بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرما گئے ہادی، لا نبی بعدی

ختم نبوت

تالیف

خادم اسلام، مولانا محمود الرشید حدوٹی
امیر جمعیت تحفظ اسلام پاکستان

قرآنی آیات، نبوی ارشادات، تفاسیر قرآن اور شروحات حدیث شریف کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت، لفظ خاتم کی لغوی و شرعی تحقیق، اکابرین امت کی روشن و دل آویز آراء اور حضرات صحابہ کرام کی روایات سے قصر قادیانیت پر ایک کاری ضرب، ایوانہائے اقتدار میں ہونے والی ایک خطرناک سازش کا قلع قمع۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشر۔ ادارہ آب حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
غوث گارڈن فیز ۲، جی ٹی روڈ، مناواں لاہور کینٹ۔

فہرست مضامین

خطرناک سازش	۵
(ختم نبوت اور قرآن)	۸
مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ	۹
مدعی نبوت سے دلیل کا مطالبہ	۹
آیت ختم نبوت	۱۰
لفظ خاتم کی تحقیق	۱۰
مسئلہ ختم نبوت	۱۴
نبوت، عالی شان محل	۱۵
ظلی اور بروزی نبی	۱۷
ابد تک کوئی نبی نہیں آئے گا	۱۸
آپ کے بعد مدعی نبوت کافر وکذاب	۱۸
(ختم نبوت اور ارشادات رسالت مآب ﷺ)	۲۰
روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۲۰
روایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ	۲۰
روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ	۲۲
روایت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۲۲
روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	۲۳
روایت حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ	۲۴
روایت حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۲۵
روایت حضرت عبد الرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ	۲۶

روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ ۲۸
روایت حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ ۲۹
روایت حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ ۳۰
روایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ۳۰
روایت حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ۳۰
روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ۳۱
روایت حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ ۳۱
روایت حضرت اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ ۳۱
روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ۳۲
روایت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ۳۳
روایت حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ ۳۳
روایت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ۳۴
روایت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ ۳۴
تفسیر در منثور کی روایت ۳۴
حضرت ابن زمل کا خواب ۳۵
روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ۳۷
روایت حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ ۳۷
روایت حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ ۳۷
روایت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ۳۸
روایت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ۳۹
روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۳۹
روایت حضرت علی بن علی ہلالی رضی اللہ عنہ ۴۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطرناک سازش

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے لیے اپنی زندگیاں کھپا دیں، اپنا سب کچھ داؤ پر لگا کر آنے والی مسلمان نسلوں تک بہترین عقائد اور نظریات پہنچائے، وطن عزیز پاکستان میں ایسے قوانین بنوائے جن کا تعلق ہماری نسلوں کی بہتری کے ساتھ تھا۔

پاکستانی قانون کے مطابق پارلیمنٹ آف پاکستان کے ایوان زیریں اور ایوان بالا کا ممبر بننے سے پہلے ہر ممبر حلف اٹھاتا ہے کہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں، یہ حلف نامہ فارم میں درج کیا گیا ہے، اس شق کو قانون کا حصہ بنوانے کے لیے ہمارے بزرگوں نے بڑی مخلصانہ کوششیں کیں، تب جا کر حلف نامہ میں ختم نبوت کی شق شامل کی گئی۔

۲، اکتوبر ۲۰۱۷ میں انتخابی اصلاحات کرتے کرتے اس حلف نامے کو جانے انجانے میں اقرار نامہ بنا دیا گیا، پھر جب یہ اصلاحات قانون بن کر ایوان بالا وزیریں یعنی سینٹ اور قومی اسمبلی سے پاس ہو گیا تو بعض قومی نمائندگان اور باریک بینی سے قانونی شقوں پر نظر رکھنے والوں نے اعتراض اٹھا دیا کہ کچھ عاقبت نااندیشوں نے ختم نبوت کے حلف نامے کو اقرار نامہ بنا دیا ہے، اس پر اسمبلی کے فلور پر سب سے توانا آواز شیخ رشید صاحب نے اٹھائی، جس میں انہوں نے جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمان صاحب اور ان کی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ انتخابی اصلاحات کی آڑ میں ختم نبوت کے حلف نامہ کو بدل دیا گیا ہے، ان کی آواز کی گونج پاکستان کے گلی کوچے میں سنائی دی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے بھی بروقت توجہ دلائی۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے وزیر قانون جناب زاہد حامد صاحب کی توجہ جب اس مسئلہ کی طرف دلوائی گئی تو انہوں نے میڈیا کانفرنس میں اپنے دونوں کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے، قانونی کاپی اپنے بائیں ہاتھ میں لہراتے ہوئے، زبان سے ختم نبوت پر مشتمل پیرا گراف پڑھتے ہوئے اس بات کا صاف انکار کر دیا کہ قانون کو کسی نے نہیں چھیڑا، ادھر پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف نے لاہور کے الحمراہال میں مسلم لیگ ورکرز کنونشن میں خطاب کے دوران اپنے بڑے بھائی میاں نواز شریف (صدر مسلم لیگ ن) کو توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ جس شخص نے قانونی اصلاحات میں یہ حرکت کی ہے اسے کابینہ سے نکال دیا جائے اور اس قانون کو من وعن اسی طرح بحال کیا جائے جس طرح پہلے تھا۔

چنانچہ مسلم لیگ کے صدر میاں نواز شریف اور وزیر اعظم پاکستان جناب شاہد خاقان عباسی کی خصوصی ہدایت پر اس حلف نامے کو اپنی پرانی شکل پر بحال کر دیا گیا، مگر اس موضوع پر بحث مباحثے کا سلسلہ ابھی تک رکا نہیں ہے۔

پاکستان مسلم لیگ کے صوبائی راہنما اور وزیر قانون پنجاب رانا ثناء اللہ نے میڈیا کانفرنسوں میں دو متضاد بیانات سے مزید الجھن پیدا کر دی، جس سے اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں رہا کہ قانونی اصلاحات کی آڑ میں ختم نبوت والے قانون پر ڈاکہ ڈالنے کی دانستہ کوشش کی گئی ہے، جسے اس وقت تک کوئی بھی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

ہماری دانست کے مطابق عالمی دنیا ہمارے برسر اقتدار آنے والے ہر حکمران سے یہ امید رکھتی ہے کہ وہ اس طرح کے تمام قوانین کا خاتمہ کرے جس کا تعلق ناموس رسالت یا ختم نبوت کے ساتھ ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی معلومات کے مطابق ایسی تمام شر انگیزیوں کی پشت پر قادیانی لابی کام کر رہی ہے، اور اس میں کوئی دورائے نہیں کہ قادیانی ان قوانین کی وجہ سے تلملا رہے ہیں، وہ ان قوانین کی موجودگی میں اپنی شر انگیز سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکتے، مگر وہ عام لوگوں کو بے وقوف بناتے رہتے ہیں کہ وہ

مسلمان ہیں ان کے ساتھ یہاں زیادتی ہوتی ہے، ان کے حقوق پائمال کیے جارہے ہیں، ان کی ان باتوں کے باعث کئی لوگ دھوکے میں آجاتے ہیں۔

قادیانیوں کو ہماری ریاست پر، ہماری پارلیمنٹ پر سخت غصہ ہے کہ اسی میں ایک قانون بنایا گیا ہے، جس کی رو سے قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں، وہ اس قانون کو ختم کروانا چاہتے ہیں۔

ایک رکن پارلیمنٹ جناب کیپٹن ریٹائرڈ محمد صفدر صاحب نے قومی اسمبلی کے فلور پر ایک ایمان افروز تقریر کی ہے جس میں انہوں نے قادیانیوں کو ملکی سلامتی اور استحکام کے لیے نقصان دہ قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ انہیں تمام کلیدی عہدوں سے برخواست کیا جائے، اسی طرح انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسلام آباد کی قائد اعظم یونی ورسٹی سے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام مختص کی گئی چیئر کو وہاں سے ہٹایا جائے۔

اس تقریر کے بعد بحث مباحثہ شروع ہو گیا کہ اسمبلی میں اس طرح کی تقریر کا مقصد کیا ہو سکتا ہے، مثبت اور منفی دونوں طرح کے ریمارکس دیئے گئے، فوج کے ترجمان نے میڈیا کانفرنس میں وضاحت کی کہ فوج میں بھی ختم نبوت کا حلف لیا جاتا ہے۔

عوامی دباؤ پر فی الوقت اس سازش کو دبا دیا گیا ہے، یہ کہہ کر بات ٹال دی گئی ہے کہ یہ غلطی دانستہ نہیں تھی بلکہ کلیریکل تھی، بہرحال غلطی غلطی تھی، ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ والسلام

خادم اسلام

محمود الرشید حدوٹی

امیر جمعیت تحفظ اسلام پاکستان

۱۷۔ اکتوبر ۲۰۱۷ء

ختم نبوت اور قرآن

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سورۃ الاحزاب کی آیت ۴۰ میں واضح فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی سچا نبی پیدا نہیں ہوگا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر جس عظیم الشان کتاب کو نازل فرمایا اسے قرآن کریم کہا جاتا ہے، جو عرش بریں کا سب سے آخری پیام ہدایت ہے، اس کے بعد کوئی وحی اور کوئی کتاب نازل نہیں ہوگی، جیسے اللہ تعالیٰ نے سورۃ المرسلات میں ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کے بعد کوئی وحی اور کتاب نہیں آئے گی جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اہل تقویٰ کی شان قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کے شروع میں بیان فرمائی ہے کہ اہل تقویٰ آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی پر ایمان رکھتے ہیں، آپ ﷺ پر نازل ہونے والی اس وحی کو قرآن کریم کہا جاتا ہے، قرآن کریم کے بعد اگر کسی کتاب کے آنے کا انتظار ہوتا، یا اللہ نازل کرنے کا ارادہ رکھتے تو یہاں واضح فرما دیتے کہ اہل تقویٰ وہ لوگ ہیں جو آپ پر نازل ہونے والی وحی اور آپ کے بعد آنے والی وحی پر ایمان رکھتے ہیں۔

واضح ہوگیا کہ قرآن ہی عرش بریں کا آخری پیغام ہے، جو خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوا، پھر اس آیت پر نظر دوڑائی جائے جس میں اللہ نے بہت ہی واشگاف انداز میں اپنے حبیب نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ آج ہم نے آپ پر آپ کا دین مکمل کر دیا ہے، دین کی شکل میں اپنی نعمت آپ پر تمام کر دی ہے، اسلام کو بطور دین آپ کے لیے چن لیا ہے، پسند کر لیا ہے۔

میرے استاذ، ولی کامل حضرت مولانا نور اشرف ہزاروی مدظلہ العالی اپنی کتاب ہدیۃ المرزائیہ میں لکھتے ہیں کہ

جس شخص کا ایمان ہے کہ دین اسلام رسول اکرم ﷺ پر مکمل ہو چکا تھا جیسا کہ مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا تو وہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو رسول اور نبی تسلیم نہیں کر سکتا نہ ہی آپ ﷺ کے بعد نزول وحی کا قائل ہو سکتا، ایک سطحی ذہن رکھنے والا بھی اس بات کو بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ جب دین اسلام مکمل ہو گیا تھا تو مزید وحی اور نبی کا کیا کام رہ گیا کہ جس کی تکمیل کے لیے نئے نبی کی ضرورت ہو۔(ہدیۃ المرزائیہ ۷۰)

مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ

مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ کی شریعت اور کتاب سابقہ تمام شریعتوں اور کتابوں کے لیے ناسخ ہے، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا، آپ ﷺ کی ختم نبوت کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ بلاشک وشبہ کافر، مرتد اور زندیق ہے، جو شخص آپ ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت کی جھوٹی نبوت کو تسلیم کرے وہ بھی کافر اور مرتد ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ ﷺ کو یہ اعزاز عطا فرمایا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ نے اپنی زبان صدق سے بیان فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

مدعی نبوت سے دلیل کا مطالبہ

حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی آدمی کسی جھوٹے دعویدار نبوت سے اس کے دعوائے نبوت پر کوئی دلیل یا نشانی طلب کرے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے نکل جائے گا، اس لیے کہ اس کذاب سے دلیل مانگنا، کسی نشانی کا مطالبہ کرنا ختم نبوت میں شک کے مترادف ہے۔

آیت ختم نبوت

قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (۴۰)

(مسلمانو!) محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔

حضرت مفتی شفیع صاحب لکھتے ہیں کہ

یہاں جبکہ آنحضرت ﷺ کی رسالت و نبوت کا ذکر آیا، اور اس منصب نبوت میں آپ تمام دوسرے انبیاء سے خاص امتیازی فضیلت رکھتے ہیں تو آگے آپ کی مخصوص شان اور تمام انبیاء (علیہم السلام) پر آپ کا فائق ہونا اس لفظ سے واضح ہو گیا وخاتم النبیین۔

لفظ خاتم کی تحقیق

لفظ خاتم میں دو قرائتیں ہیں، امام حسن اور عاصم کی قرأت خاتم بفتح تاء ہے اور دوسرے آئمہ قرأت خاتم بکسر تاء پڑھتے ہیں۔ حاصل معنی دونوں کا ایک ہی ہے، یعنی انبیاء کو ختم کرنے والے، کیونکہ خاتم خواہ بکسر التاء ہو یا بفتح التاء دونوں کے معنی آخر کے بھی آتے ہیں، اور مہر کے معنٰی میں بھی یہ دونوں لفظ استعمال ہوتے ہیں، اور نتیجہ دوسرے معنی کا بھی وہی آخر کے معنٰی ہوتے ہیں کیونکہ مہر کسی چیز پر بند کرنے کے لئے آخر ہی میں کی جاتی ہے۔

لفظ خاتم بالکسر والفتح دونوں کے معنی لغت عربی میں تمام کتابوں میں مذکور ہیں۔ قاموس، صحاح، لسان العرب، تاج العروس وغیرہ اسی لئے تفسیر روح المعانی میں خاتم بمعنی مہر کا حاصل بھی وہی معنی آخر کے بتلائے ہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں

وَالخَاتَم اِسمُ اٰلَۃ لِمَا یُختَمُ بہ کَالطَّابِعِ لِمَا یُطبَعُ بہ فَمَعنیٰ خَاتَمِ النَّبِیینَ الَّذِی خُتِمَ النَّبِیُّونَ بہ وَمَالَہ اٰخِرِ النَّبِیِّینَ۔

یہی مضمون تفسیر بیضاوی اور احمدی میں بھی مذکور ہے اور امام راغب نے مفرادات القرآن میں فرمایا

وخاتم النبوۃ الایۃ ختم النبوۃ ای تممھا بمجیہ،

یعنی آپ کو خاتم نبوت اس لئے کہا گیا کہ آپ نے نبوت کو اپنے تشریف لانے سے ختم اور مکمل کر دیا ہے۔

اور محکم ابن سیدہ میں ہے

وخاتم کل شئی وخاتمتہ عاقبتہ واخرہ

یعنی ہر چیز کا خاتم اور خاتمہ اس کے انجام اور آخر کو کہا جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قرأت خواہ بفتح تاء کی لی جائے یا بکسر تاء کی، معنی دونوں صورتوں میں یہ ہیں کہ آپ ختم کرنے والے ہیں انبیاء کے، یعنی سب کے آخر اور بعد میں آپ مبعوث ہوئے ہیں۔

صفت خاتم الانبیاء ایک ایسی صفت ہے جو تمام کمالات نبوت ورسالت میں آپ کی اعلیٰ فضیلت اور خصوصیت کو ظاہر کرتی ہے۔ کیونکہ عموماً ہر چیز میں تدریجی ترقی ہوتی ہے اور انتہا پر پہنچ کر اس کی تکمیل ہوتی ہے۔ اور جو آخری نتیجہ ہوتا ہے وہی اصل مقصود ہوتا ہے، قرآن کریم نے خود اس کو واضح کر دیا ہے

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا

یعنی آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔

انبیائے سابقین کے دین بھی اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے مکمل تھے، کوئی ناقص نہ تھا، لیکن کمال مطلق اسی دین مصطفوی کو حاصل ہوا جو اولین و آخرین کے لئے حجت اور قیامت تک چلنے والا دین ہے۔

اس جگہ صفت خاتم النبیین کے اضافہ سے اس مضمون کی بھی اور زیادہ وضاحت اور تکمیل ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ کو مقطوع النسل کہنا جہالت ہے، جبکہ ساری امت کے باپ ہونے کی حیثیت سے آپ متصف ہیں کیوں کہ لفظ خاتم النبیین نے یہ بھی بتلا دیا کہ آپ کے بعد قیامت تک آنے والی سب نسلیں اور قومیں آپ ہی کی امت میں شامل ہوں گی۔ اس وجہ سے آپ کی امت کی تعداد بھی دوسری امتوں سے زیادہ ہوگی اور آپ کی روحانی اولاد دوسرے انبیاء کی نسبت سے بھی زیادہ ہوگی۔

صفت خاتم النبیین نے یہ بھی بتلا دیا کہ آنحضرت ﷺ کی شفقت اپنی اولاد روحانی یعنی پوری امت پر دوسرے تمام انبیاء سے زائد ہوگی، اور آپ قیامت تک پیش آنے والی ضرورتوں کو واضح کرنے کا پورا اہتمام فرمائیں گے۔ کیونکہ آپ کے بعد کوئی نبی اور کوئی وحی دنیا میں آنے والی نہیں، بخلاف انبیاء سابقین کے کہ ان کو اس کی فکر نہ تھی وہ جانتے تھے کہ جب قوم میں گمراہی پھیلے گی تو ہمارے بعد دوسرے انبیاء آکر اس کی اصلاح کر دیں گے، مگر خاتم الانبیاء ﷺ کو یہ فکر لاحق تھی کہ قیامت تک امت کو جن حالات سے سابقہ پڑے گا ان سب حالات کے متعلق ہدایات امت کو دے کر جائیں، جس پر رسول اللہ ﷺ کی احادیث شاہد ہیں کہ آپ کے بعد جتنے لوگ قابل اقتداء آنے والے تھے اکثر ان کے نام لے کر بتلا دیا ہے۔ اسی طرح جتنے گمراہی کے علمبردار ہیں ان کے حالات اور پتے ایسے کھول کر بتلا دیئے ہیں کہ ذرا غور کرنے والے کو کوئی اشتباہ باقی نہ رہ جائے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے

اِنِّی تَرَکتُکُم عَلَی شَرِیعَۃٍ بَیضَاءَ لَیلُھا وَنَھارُھا سَوَاءٌ

یعنی میں نے تم کو ایسے روشن راستے پر چھوڑا ہے جس میں رات دن برابر ہیں کسی وقت بھی گمراہی کا خطرہ نہیں۔ (معارف القرآن)

اس آیت میں یہ بات بھی قابل نظر ہے کہ اوپر آنحضرت ﷺ کا ذکر بصفت رسول آیا ہے، اس کے لئے بظاہر مناسب یہ تھا کہ آگے "خاتم الرسل" یا "خاتم المرسلین" کا لفظ استعمال ہوتا، مگر قرآن حکیم نے اس کے بجائے "خاتم النبیین" کا لفظ اختیار فرمایا۔

وجہ یہ ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک نبی اور رسول میں ایک فرق ہے۔ وہ یہ کہ نبی تو ہر شخص کو کہا جاتا ہے جس کو حق تعالیٰ اصلاح خلق کے لئے مخاطب فرمائیں، اور اپنی وحی سے مشرف فرمائیں، خواہ اس کے لئے کوئی مستقل کتاب اور مستقل شریعت تجویز کریں، یا پہلے ہی کسی نبی کی کتاب و شریعت کے تابع لوگوں کو ہدایت کرنے پر مامور ہو، جیسے ہارون (علیہ السلام) حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب و شریعت کے تابع ہدایت کرنے پر مامور تھے۔

اور لفظ رسول خاص اس نبی کے لئے بولا جاتا ہے جس کو مستقل کتاب و شریعت دی گئی ہو۔ اسی طرح لفظ نبی کے مفہوم میں بہ نسبت لفظ رسول کے عموم زیادہ ہے، تو آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ آپ انبیاء کے ختم کرنے والے اور سب سے آخر میں ہیں خواہ وہ صاحب شریعت نبی ہوں یا صرف پہلے نبی کے تابع۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی جتنی قسمیں اللہ کے نزدیک ہو سکتی ہیں وہ سب آپ پر ختم ہو گئیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔

یعنی یہ آیت نص صریح ہے اس عقیدہ کے لئے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب نبی نہیں تو بدرجہ اولیٰ رسول بھی نہیں، کیونکہ لفظ نبی عام اور لفظ رسول خاص ہے اور یہ وہ عقیدہ ہے جس پر احادیث متواترہ شاہد ہیں، جو صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت کی روایت سے ہم تک پہنچی ہیں۔

اس آیت کی لفظی تشریح میں کسی قدر تفصیل سے اس لئے کام لیا گیا کہ ہمارے ملک میں مرزا قادیانی مدعی نبوت نے اس آیت کو اپنے راستہ کی رکاوٹ سمجھ کر اس کی تفسیر میں طرح طرح کی تحریفات اور احتمالات پیدا کئے ہیں، مذکور الصدر تقریر سے الحمد للہ ان سب کا جواب ہو جاتا ہے۔ (معارف القرآن للمفتیؒ)

مسئلہ ختم نبوت

مسئلہ ختم نبوت ہمارے ایمان وعقیدے سے تعلق رکھتا ہے، اس وقت قادیانی دنیا بھر میں اپنے جھوٹے مشن کو عام کرنے میں سرگرداں ہیں، پاکستان کے شہر چناب نگر میں قادیانیوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے، جہاں سے وہ دنیا بھر میں موجود قادیانیوں کو اپنے کفریہ عقائد و نظریات کی کمک پہنچا رہے ہیں، جب کہ ان کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کو طشت ازبام کرنے کے لیے پاکستان میں بھی اکابر علماء حق اس مسئلہ کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب اپنی تفسیر معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ

مرزا قادیانی نے عیسیٰ (علیہ السلام) کا زندہ آسمان میں اٹھایا جانا اور پھر آخر زمانے میں تشریف لانا جو قرآن وسنت کی بے شمار نصوص سے ثابت ہیں ان کا انکار کر کے خود مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، اور استدلال میں یہ پیش کیا کہ اگر حضرت عیسیٰ بن مریم نبی بنی اسرائیل کا پھر دنیا میں آنا تسلیم کیا جائے تو یہ آنحضرت محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی ہوگا۔

جواب بالکل واضح ہے کہ خاتم النبیین اور آخر النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص عہدہ نبوت پر فائز نہ ہوگا، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ سے پہلے جس کو نبوت عطا ہو چکی ہے ان کی نبوت سلب ہو جائے گی، یا ان میں سے کوئی اس عالم میں پھر نہیں آسکتا۔ البتہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو بھی آپ کی امت میں اصلاح و تبلیغ کے لئے آئے گا وہ اپنے منصب نبوت پر قائم ہوتے ہوئے اس امت میں اصلاح کی خدمت آنحضرت ﷺ کی تعلیمات ہی کے تابع انجام دے گا، جیسا کہ احادیث صحیفہ میں تصریح ہے۔ (معارف القرآن)

امام ابن کثیر نے اسی آیت کی تفسیر میں فرمایا۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے یہ مراد ہے کہ وصف نبوت آپ کے بعد منقطع ہو گیا، اب کسی کو یہ وصف اور منصب نہیں ملے گا، اس سے اس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا جس پر امت کا اجماع ہے اور قرآن اس پر ناطق ہے اور احادیث رسول جو تقریباً درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اس پر شاہد ہیں وہ یہ کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آخر زمانے میں نازل ہوں گے، کیونکہ ان کو نبوت اس دنیا میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مل چکی تھی۔ (معارف القرآن)

نبوت عالی شان محل

صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں تمام کتب حدیث میں حضرت ابوہریرہ کی یہ روایت اسناد صحیح کے ساتھ آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا ہو اور اس کو خوب مضبوط اور مزین کیا ہو مگر اس کے ایک گوشہ میں دیوار کی ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی ہو تو لوگ اس کو دیکھنے کے لئے اس میں چلیں پھریں اور تعمیر کو پسند کریں مگر سب یہ کہیں کہ اس مکان بنانے والے نے یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی جس سے تعمیر بالکل مکمل ہو جاتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "(قصر نبوت کی) وہ آخری اینٹ میں ہوں، اور بعض الفاظ حدیث میں ہیں کہ میں نے اس خالی جگہ کو پر کر کے قصر نبوت کو مکمل کر دیا۔

اس تمثیل بلیغ کا حاصل یہ ہے کہ نبوت ایک عالی شان محل کی طرح ہے، جس کے ارکان انبیاء (علیہم السلام) ہیں۔ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ محل بالکل تیار ہو چکا تھا اور اس میں صرف ایک اینٹ کے سوا کسی اور قسم کی گنجائش تعمیر میں باقی نہیں تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو پر کر کے قصر نبوت کی تکمیل فرما دی، اب اس میں نہ کسی نبوت کی گنجائش ہے نہ رسالت کی، اگر نبوت یا رسالت کی کچھ اقسام مان لی جائیں تو اب ان میں سے کسی قسم کی گنجائش قصر نبوت میں نہیں ہے۔ (معارف القرآن)

صحیح بخاری و مسلم اور مسند احمد وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہ کی ایک دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

"بنی اسرائیل کی سیاست اور انتظام خود انبیاء کے ہاتھ میں تھا، جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی اس کے قائم مقام ہو جاتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ میرے خلیفہ ہوں گے جو بہت ہوں گے۔

اس حدیث نے یہ بھی واضح کر دیا کہ آنحضرت ﷺ چونکہ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا تو امت کی ہدایت کا انتظام کیسے ہو گا؟ اس کے متعلق فرمایا کہ آپ کے بعد امت کی تعلیم وہدایت کا انتظام آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے ہو گا، جو رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہونے کی حیثیت سے مقاصد نبوت کو پورا کریں گے، اگر ظلی بروزی کوئی نبوت کی قسم ہوتی یا غیر تشریعی نبوت باقی ہوتی، تو ضرور تھا کہ یہاں اس کا ذکر کیا جاتا کہ اگرچہ عام نبوت ختم ہو چکی مگر فلاں قسم کی نبوت باقی ہے جس سے اس عالم کا انتظام ہو گا۔(معارف القرآن)

اس حدیث میں صاف واضح الفاظ میں بتلا دیا کہ نبوت کی کوئی قسم آپ کے بعد باقی نہیں، اور ہدایت خلق کا کام جو پچھلی امتوں میں انبیاء بنی اسرائیل سے لیا گیا تھا، وہ اس امت میں آپ کے خلفاء سے لیا جائے گا۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ کی حدیث مرفوع ہے:

یعنی نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا بجز مبشرات کے۔

مسند احمد وغیرہ میں حضرت صدیقہ عائشہ اور ام کرز کعبیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا بجز مبشرات کے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مبشرات کیا چیز ہیں؟ فرمایا سچے خواب جو مسلمان خود دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دوسرا دیکھے۔

اس حدیث نے کس قدر وضاحت سے بتلا دیا کہ نبوت کی کوئی قسم تشریعی یا غیر تشریعی اور بقول مرزا قادیانی ظلی یا بروزی آنحضرت ﷺ کے بعد باقی نہیں، صرف مبشرات یعنی سچے خواب لوگوں کو آئیں گے جن سے کچھ معلومات ہو جائیں گی۔

اور مسند احمد اور ترمذی میں حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بیشک رسالت اور نبوت میرے بعد منقطع ہو چکی ہے، میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ نبی۔

اس حدیث نے واضح کر دیا کہ غیر تشریعی نبوت بھی آپ کے بعد باقی نہیں، اور ظلی بروزی تو نبوت کی کوئی قسم ہی نہیں نہ اسلام میں اس طرح کی کوئی چیز معروف ہے۔

ظلی اور بروزی نبی

یہ احادیث نقل کرنے کے بعد حضرت مفتی شفیع صاحب لکھتے ہیں کہ

اس جگہ مسئلہ ختم نبوت کی احادیث جمع کرنا مقصود نہیں، وہ تو دو سو سے زیادہ رسالہ "ختم نبوت" میں جمع کر دی گئی ہیں، صرف چند احادیث سے یہ بتلانا مقصود تھا کہ مرزائی قادیانی نے جو بقاء نبوت کے لئے ظلی اور بروزی کا عنوان ایجاد کیا ہے، اول تو اسلام میں اس کی کوئی اصل و بنیاد نہیں، اور بالفرض ہوتی بھی تو ان احادیث مذکورہ نے واضح طور پر یہ بتلا دیا کہ آپ کے بعد نبوت کی کوئی قسم کسی طرح کی باقی نہیں ہے۔ (معارف القرآن)

اسی لئے صحابہ کرام سے لے کر آج تک امت مسلمہ کے سب طبقات کا اجماع اس عقیدہ پر رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی یا رسول نہیں ہو سکتا جو دعوے کرے وہ کاذب، منکر قرآن اور کافر ہے۔ اور صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا جس کی رو سے مسیلمہ کذاب مدعی نبوت سے خلیفہ اول صدیق اکبر کے عہد میں جہاد کر کے اس کو اور اس کے ماننے والوں کو قتل کیا گیا۔ (معارف القرآن)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث متواترہ میں خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ آپ کے بعد جو شخص اس مقام نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب، مفتری، دجال، گمراہ، گمراہ کرنے والا ہے، اگرچہ وہ کتنی ہی شعبدہ بازی کرے اور قسم قسم کے جادو اور طلسم اور نیرنگیاں دکھلائے کہ سب کے سب محال اور گمراہی ہیں عقل والوں کے نزدیک جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسود عنسی (مدعی نبوت) کے ہاتھ پر یمن میں اور مسیلمہ کذاب (مدعی نبوت) کے ہاتھ پر یمامہ میں اس طرح کے حالات فاسدہ اور بے ہودہ اقوال ظاہر کرائے، جن کو دیکھ کر سن کر ہر عقل و فہم والے نے سمجھ لیا کہ یہ دونوں کاذب اور گمراہ ہیں، اللہ ان پر لعنت فرمائے، اسی طرح جو شخص بھی قیامت تک نبوت کا دعویٰ کرے وہ کاذب و کافر ہے، یہاں تک کہ مدعیان نبوت کا یہ سلسلہ مسیح دجال پر ختم ہو گا۔ (معارف القرآن)

ابد تک کوئی نبی نہیں آئے گا

امام غزالی نے اپنی کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد میں آیت مذکورہ کی تفسیر اور عقیدہ ختم نبوت کے متعلق یہ الفاظ لکھے ہیں:

بیشک امت نے اس لفظ (یعنی خاتم النبیین اور لا نبی بعدی) سے اور قرائن احوال سے باجماع یہی سمجھا ہے کہ آپ کے بعد ابد تک نہ کوئی نبی ہو گا، اور نہ کوئی رسول اور یہ کہ نہ اس میں کوئی تاویل چل سکتی ہے نہ تخصیص"

آپ کے بعد مدعی نبوت کافر و کذاب

اور قاضی عیاض نے اپنی کتاب شفا میں نبی کریم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنیوالے کو کافر اور کذاب اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تکذیب کرنیوالا اور آیت مذکورہ کا منکر کہہ کر یہ الفاظ لکھے ہیں:

امت نے اجماع کیا ہے کہ اس کلام کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے اور اس پر کہ اس آیت کا نفس مفہوم ہی مراد ہے بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے اس لئے ان تمام فرقوں کے کفر

میں کوئی شک نہیں، (جو کسی مدعی نبوت کی پیروی کریں) بلکہ ان کا کفر قطعی طور سے اجماع امت اور نقل یعنی کتاب وسنت سے ثابت ہے ۔(بحوالہ معارف القرآن)

سورۃ الاحزاب کی اس آیت کے ذیل میں اردو تفاسیر میں ختم نبوت کی جس قدر تفصیل موجود ہے وہ عربی تفاسیر میں نہیں ہے، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے اپنی تفسیر معارف القرآن میں خوب تفصیل سے مسئلہ ختم نبوت پر بات کی ہے، پھر وہ فرماتے ہیں کہ جس نے اس مسئلہ پر تفصیل دیکھنا ہو تو مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب خاتم النبیین کو دیکھیں اور اگر اس مسئلہ کا اجمال مطلوب ہو تو وہ میری کتاب مسک الختام کا مطالعہ کریں، حضرت مفتی صاحب نے اپنی تفسیر معارف القرآن میں بھی اس مسئلہ پر اچھا خاصا مواد پیش کیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ختم نبوت سے متعلق وہ تمام چھوٹی بڑی کتابیں زیور طباعت سے آراستہ کردی ہیں جو علماء کرام نے تحریر فرمائی ہیں، ان میں چھوٹے رسائل بھی ہیں اور بڑی ضخیم کتب بھی ہیں، ان میں تفصیلی دلائل وبراہین کے ساتھ ہمارے اکابرین نے مسئلہ ختم نبوت کو واضح اور مبرہن فرمایا ہے۔

ختم نبوت

اور

ارشادات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

ذیل میں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں جن کا تعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے ساتھ ہے، جن میں وضاحت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔

(۱) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ (بخاری کتاب المناقب)

میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس نے بہت حسین و جمیل ایک گھر بنایا، مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے، اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی آپ نے فرمایا میں (قصر نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(۲) حضرت ثوبان (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ

سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا، وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي،(ابی داؤد،باب ذکر الفتن)

اللہ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا یا یوں فرمایا کہ میرے پروردگار نے میرے لئے زمین کو سکیڑ دیا، پس مجھے زمین کے مشارق و مغارب دکھائے گئے اور بیشک میری امت کی سلطنت عنقریب وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین کو سمیٹا گیا اور مجھے دو خزانے سرخ و سفید دیئے گئے اور بیشک میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے یہ سوال کیا کہ انہیں کسی عام قحط سے ہلاک نہ کیجیے اور نہ ان کے اوپر ان کے علاوہ کوئی غیر دشمن مسلط کر دے کہ وہ ان کو جڑ سے ختم کر دے۔ اور بیشک میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا کہ اے محمد۔ بیشک میں جب فیصلہ کرتا ہوں تو پھر وہ رد نہیں ہوتا اور میں انہیں کسی عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر کوئی غیر دشمن مسلط کروں گا اگرچہ سارا کرہ ارض سے ان پر دشمن جمع ہو کر حملہ آور ہو جائیں یہاں تک کہ مسلمانوں میں سے آپس میں ہی بعض بعض کو ہلاک کر دیں گے اور بعض بعض کو قید کر دیں گے۔

اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے اماموں (مذہبی رہنماؤں) کا ڈر ہے اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی اور قیامت اس دن تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکین سے جاملیں گے اور یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل بتوں کی عبادت کریں اور بیشک میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد

کوئی نبی نہیں اور میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ صحیح البخاری میں ہے عنقریب تیس کذاب نکلیں گے ان میں ہر ایک کا زعم ہو گا کہ وہ رسول اللہ ہے)

(۳) حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا

مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا إِلَّا لَبِنَةً وَاحِدَةً، فَجِئْتُ أَنَا فَأَتْمَمْتُ تِلْكَ اللَّبِنَةَ (مسنداحمد)

نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثل اس شخص کی طرح ہے جس نے گھر بنا کر مکمل کیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو رکھ کر اس گھر کو مکمل کر دیا۔

(۴) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا

فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ قِيلَ: مَا هُنَّ أَيْ رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ (مسنداحمد)

مجھے چھ وجوہ سے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے (۱) مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں (۲) اور رعب سے میری مدد کی گئی ہے (۳) اور میرے لیے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا ہے (۴) اور تمام روئے زمین کو میرے لیے آلہ طہارت اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے (۵) اور مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے (۶) اور مجھ پر نبیوں کو ختم کیا گیا ہے۔

(۵) حضرت سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: «أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي (بخاری)

رسول اللہ ﷺ تبوک کی طرف نکلے تو حضرت علی المرتضی کو اپنا نائب بنایا، تو حضرت علی نے عرض کیا کہ کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں پیچھے چھوڑے جارہے ہیں؟ اس پر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم خوش نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لیے ہارون تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

یہ روایت جس طرح بخاری شریف میں ہے، اسی طرح مسلم شریف، سنن ترمذی، سنن کبریٰ للنسائی، معجم کبیر للطبرانی، مستدرک حاکم، سنن بیہقی، صحیح ابن حبان، مصنف عبد الرزاق، اور مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی موجود ہے۔

(۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا

كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ (بخاری)

بنی اسرائیل کا ملکی انتظام ان کے انبیاء کرتے تھے، جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کا قائم مقام دوسرا نبی ہو جاتا اور بیشک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور میرے بعد بہ کثرت خلفاء ہوں گے۔

یہ روایت بخاری شریف کے علاوہ صحیح مسلم شریف، سنن ابن ماجہ، مسند احمد میں بھی موجود ہے۔

(۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلاَ رَسُولَ بَعْدِي وَلاَ نَبِيَّ، قَالَ: فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: لَكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: رُؤْيَا الْمُسْلِمِ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ (ترمذی)

بیشک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے، پس میرے بعد کوئی نبی ہو گا نہ رسول ہو گا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں کو گراں گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، مبشرات باقی ہیں، لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! یہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا خواب جو کہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

یہ روایت سنن ترمذی کے علاوہ مسند احمد، مسند ابو یعلیٰ اور مستدرک حاکم میں بھی ہے۔

(۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ،(بخاری باب فرض الجمعہ)

ہم آخر ہیں اور قیامت کے دن سابق ہوں گے۔

یہ روایت بخاری شریف کے علاوہ صحیح مسلم شریف، سنن نسائی شریف میں بھی ہے۔

(۹) حضرت ابوہریرہ رضی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا

فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ(مسلم)

میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے (یعنی آخر مساجد الانبیاء ہے)

(۱۰) قتادہ بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا

كُنتُ أَوَّلَ النَّاسِ فِي الخَلقِ وَآخِرَهُم فِي البَعثِ(کنزالعمال)

میں پیدائش میں سب سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔

(۱۱) حضرت عرباض بن ساریہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا عَبْدُ اللهِ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، وَبِشَارَةُ عِيسَى، وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ، وَكَذَلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ يَرَوْنَ، وَإِنَّ أُمَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعَتْهُ رَأَتْ نُورًا أَضَاءَتْ لَهَا قُصُورَ الشَّامِ

میں اللہ کا بندہ ہوں، میں اللہ کے نزدیک اس وقت خاتم النبیین تھا جب آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے، میں عنقریب تمہیں اس بارے میں خبر دوں گا، میں اپنے والد ابراہیم کی دعا ہوں، میں عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں، میں اپنی ماں کے خوابوں کی تعبیر ہوں، اور حضرات انبیاء کرام کی مائیں اسی طرح خواب دیکھا کرتی تھیں، اور آپ ﷺ کی والدہ نے جب آپ ﷺ کو جنم دیا تو انہوں نے ایک ایسا نور دیکھا تھا جس نے شام کے

محلات کو روشن کر دیا تھا۔(معجم کبیر طبرانی، الوفا بتعریف فضائل المصطفیٰ ﷺ لابن الجوزی، مسند احمد، مسند البزار)

معجم کبیر طبرانی میں ہی حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے جس کے الفاظ تھوڑے سے مختلف ہیں، جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ،

میں اللہ کے ہاں ام الکتاب (لوح محفوظ) میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب کہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی کے درمیان گندھے ہوئے تھے۔(معجم کبیر طبرانی ۱۸/۲۵۳)

(۱۲) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی ایک لمبی روایت جو بخاری شریف میں موجود ہے، جس میں قیامت کی ہولناکی اور دہشت سے خوف زدہ لوگوں کے مختلف انبیاء کرام کی خدمت میں سفارش کرانے کی غرض سے حاضر ہونے کا ذکر ہے، مختلف انبیاء لوگوں کو اپنا اپنا عذر پیش کریں گے، آخر میں لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس سفارش کرانے کے لیے حاضر ہو جاؤ، پھر یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں پیش ہوں گے اور ان کے سامنے میدان محشر میں عرض کریں گے

يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ وَخَاتِمُ الأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ،

یا محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے (بہ ظاہر خلاف اولیٰ) سب کاموں کی مغفرت کر دی ہے، آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجیے۔(بخاری، مسلم، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ)

(۱۳) حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا

أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ(سنن الدارمی، کنزالعمال)

میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں، میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں، میں وہ ہوں جس کی سب سے پہلے شفاعت قبول کی جائے گی اور کوئی فخر نہیں۔

(۱۴) حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، یوں لگ رہا تھا کہ گویا آپ ہمیں الوداع کہنے والے ہیں، پھر آپ ﷺ نے تین بار فرمایا

أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ثَلَاثًا - وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي (مسنداحمد،مسندعبداللہ بن عمروبن العاص)

میں محمد امی نبی ہوں، میں محمد امی نبی ہوں، میں محمد امی نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

(۱۵) حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انبیاء (علیہم السلام) کے سامنے فرمایا کہ آپ لوگوں نے بھی اللہ کی تعریف کی ہے اور میں بھی اپنے رب کی تعریف کرتا ہوں، چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ

الْحَمْدُ لله الَّذِي أَرْسَلَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِين وكَافَةً لِّلنَّاس بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَأَنزَلَ عَلَيّ الْفُرْقَانَ فِيهِ تِبيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَجَعَلَ اُمَّتِي خَيرَ اُمَّةٍ أُخرِجَت لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِي وَسَطًا وَّجَعَلَ اُمَّتِي هُمُ الْأَوَّلُونَ وَ هُمُ الآخِرُونَ وَشَرَحَ لي صَدْرِي وَوَضَعَ عَنِّي وِزري وَرَفَعَ لي ذِكري وَجَعَلَنِي فَاتِحًا وَّخَاتِمًا (مسندالبزار،خصائص الکبریٰ)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا اور تمام لوگوں کے لیے بشیر ونذیر بنایا، مجھ پر قرآن مجید نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو خیر امت بنایا جو لوگوں کے نفع کے لیے بنائی گئی ہے اور میری امت کو معتدل امت بنایا اور میری امت کو اول اور آخر بنایا اور اس نے میرا سینہ کھول دیا میرا بوجھ اتار دیا اور میرے لیے مراذکر بلند کیا اور مجھ کو افتتاح کرنے والا اور (نبیوں کو) ختم کرنے والا بنایا۔ یہ سننے کے

بعد ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہی وجوہات ہیں جن کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تم پر فضیلت دی ہے۔(مسند البزار ۱۷/۷)

اور اس حدیث کے آخر میں ہے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے فرمایا:

قَدِ اتَّخَذْتُكَ خَلِيْلًا وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوراةِ: مُحَمَّدٌ حَبِيبُ الرَّحْمٰنِ، وَأَرسَلتُكَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَجَعَلتُ أُمَّتَكَ هُمُ الأَوَّلُونَ وَهُمُ الآخِرُونَ، وَجَعَلتُ أُمَّتَكَ لَا تَجُوزُ لَهُم خُطبَةٌ حَتَّى يَشهَدُوا أَنَّكَ عَبدِي وَرَسُولِي، وَجَعَلتُكَ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ خَلقًا وَآخِرُهُم بَعثًا، وَأَعطَيتُكَ سَبعًا مِّنَ المَثَانِي، وَلَم أُعطِهَا نَبِيًّا قَبلَكَ، وَأَعطَيتُكَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ البَقَرَةِ مِن كَنز تَحتَ العَرشِ لَم أُعطِهَا نَبِيًّا قَبلَكَ وَجَعَلتُكَ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا،(مسندالبزار۱۷/۱۱)

میں نے آپ کو خلیل بنایا اور تورات میں لکھا ہوا ہے محمد رحمان کے حبیب ہیں اور میں نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنایا اور آپ کی امت کو اول اور آخر بنایا اور جب تک آپ کی امت یہ گواہی نہ دے کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں ان کا خطبہ جائز نہیں ہو گا اور میں نے آپ کو پیدائش میں تمام نبیوں سے پہلے بنایا اور دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا اور آپ کو نبوت کی ابتدا کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔

(۱۶) واقعہ معراج میں حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت نبی کریم ﷺ کا تعارف کرواتے ہوئے آپ ﷺ کا امتیازی وصف آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا قرار دیا، حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ

ثُمَّ سَارَ حَتَّى أَتَى بَيتَ المَقدَس فَنَزَلَ، فَرَبَطَ فَرَسَهُ إِلَى صَخرَةٍ، ثُمَّ دَخَلَ فَصَلَّى مَعَ المَلَائِكَةِ، فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ قَالُوا: يَا جِبرِيلُ مَن هَذَا مَعَكَ؟ قَالَ: هَذَا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ

(المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ ۲/۴۵۷)

جب آپ بیت المقدس پہنچے ، آپ نے اپنی سواری کو ایک بڑے پتھر کے ساتھ باندھ دیا پھر آپ نے مسجد میں داخل ہو کر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی، نماز کے بعد نبیوں نے حضرت جبریل سے پوچھا یہ آپ کے ساتھ کون ہیں ؟ انہوں نے کہا یہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔

(۱۷) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کی اولاد میں سے حضرت ابراہیم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ وَلاَ بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ بِالجَعْدِ القَطَطِ وَلاَ بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلاً وَلَمْ يَكُنْ بِالمُطَهَّمِ، وَلاَ بِالمُكَلْثَمِ، وَكَانَ فِي الوَجْهِ تَدْوِيرٌ، أَبْيَضُ مُشْرَبٌ، أَدْعَجُ العَيْنَيْنِ، أَهْدَبُ الأَشْفَارِ، جَلِيلُ الْمُشَاشِ، وَالكَتَدِ، أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الكَفَّيْنِ وَالقَدَمَيْنِ، إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ، وَإِذَا التَفَتَ التَفَتَ مَعًا، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا، وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً، وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً، وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً، مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ،

آپ ﷺ نہ لمبے تھے نہ بہت پست قد تھے بلکہ میانہ قد تھے۔ آپ ﷺ کے بال نہ بہت گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھوڑے تھوڑے گھنگریالے تھے۔ بہت موٹے بھی نہیں تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ بالکل گول تھا بلکہ چہرے میں قدرے گولائی تھی، رنگ سرخ وسفید، آنکھیں سیاہ، پلکیں لمبی، جوڑ بڑے اور شانہ چوڑا تھا اور دونوں شانوں کے درمیان گوشت تھا، آپ ﷺ کے بدن پر بال نہیں تھے، بس سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر سی تھی، ہتھیلیاں اور تلوے بھرے بھرے تھے، جب چلتے تو پیر زمین پر گاڑ کر چلتے گویا کہ نیچے اتر رہے ہوں، اگر کسی کی طرف دیکھتے تو پورے گھوم کر دیکھتے آنکھیں پھیر کر نہیں، آپ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی وہ خاتم النبیین

اور سب سے اچھے سینے والے (حسد سے پاک) سب سے بہترین لہجے والے، سب سے نرم طبیعت والے اور بہترین معاشرت والے تھے۔ جو اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا اور جو ملتا محبت کرنے لگتا۔

یہاں واضح طور پر فرمایا گیا کہ آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔

یہ روایت سنن ترمذی کے علاوہ شمائل ترمذی، مصنف ابن ابی شیبہ، دلائل النبوۃ اور شرح السنہ میں بھی موجود ہے۔

(۱۸) حضرت ابو امامہ باھلی (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ اپنے خطبات میں اکثر دجال کے بارے میں بیان کیا کرتے تھے، اس سے ہمیں ڈرایا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ، مُنْذُ ذَرَأَ اللَّهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ، أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ، فَأَنَا حَجِيجٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ (سنن ابن ماجہ، كتاب الفتن،

جب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو پیدا کیا دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے دجال سے اپنی امت کو ڈرایا، میں آخر الانبیاء ہوں، تم امتوں میں سے آخری ہو، وہ یقیناً تمہارے اندر نکلنے والا ہے، اگر وہ نکلے اور میں تمہارے درمیان ہوا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے حجت پیش کرنے والا ہوں گا۔

یہاں آپ ﷺ نے واضح طور پر فرمایا کہ میں انبیاء میں آخری نبی ہوں۔

(۱۹) حضرت ابو امامہ الباہلی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ أَلَا فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسَكُمْ، وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ (معجم الکبیر۸/۱۱۵)

اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے، سو تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے حکام کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۲۰) حضرت ابو ذر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر!

أَوَّلُ الرُّسُلِ آدَم وَآخِرُهُم محمَّد، (کنزالعمال)

پہلے رسول آدم ہیں اور آخری رسول محمدؐ ہیں۔

(۲۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ (سنن الترمذی)

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب نبی ہوتے۔

سنن ترمذی کے علاوہ یہ روایت مسند احمد، مستدرک حاکم اور معجم کبیر میں بھی موجود ہے۔

(۲۲) حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ

میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ وَأَنَا المَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الكُفْرَ، وَأَنَا الحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا العَاقِبُ

میرے پانچ نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں اللہ میرے سبب سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

یہ روایت بخاری کے علاوہ مسلم شریف میں، سنن ترمذی اور سنن الکبریٰ میں بھی موجود ہے۔ یہاں عاقب نام کا مطلب ہے سب کے بعد آنے والا۔

(۲۳) حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں احمد ہوں اور محمد ہوں اور حاشر ہوں اور مقفی (سب نبیوں کے بعد مبعوث ہونے والا) ہوں اور خاتم ہوں۔ (معجم الصغیر، مجمع الزوائد)

(۲۴) حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر فرماتے تھے کیا تم میں سے کسی ایک نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر فرماتے

إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ (سنن ابی داؤد)

میرے بعد نبوت میں سے صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں۔

(۲۶) وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) دراز قد تھے اور ان کے بال گھونگریالے تھے، گویا کہ وہ قبیلہ شنوئہ سے تھے اور ان کے داہنے ہاتھ میں مہر نبوت تھی، مگر ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور ہمارے نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا میرے شانوں کے درمیان وہ مہر نبوت ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں پر ہوتی تھی، کیونکہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔ (مستدرک حاکم)

(۲۷) اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا

رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ، لَعَاشَ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ (ابن ماجہ، صحیح البخاری)

کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے صاجزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا وہ کم سنی میں فوت ہو گئے اور اگر ان کے لیے رسول اللہ ﷺ کے بعد زندہ رہنا مقدر ہوتا تو وہ نبی ہوتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔

(۲۸) حضرت انس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ اگر نبی ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیم زندہ ہوتے تو سچے نبی ہوتے۔ (مسند احمد ج ۳ ص ۱۳۳)

(۲۹) حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟قَالَ:الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

نبوت میں سے صرف مبشرات باقی بچے ہیں، مسلمانوں نے پوچھا یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھے خواب۔ (بخاری کتاب التعبیر، باب المبشرات)

(۳۰) حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا

فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَّالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ: مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (مسند احمد)

میری امت میں ستائیس دجال اور کذاب ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(۳۱) مستدرک حاکم میں حضرت زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ ان کے باپ اور چچا ان کو رسول اللہ ﷺ کی غلامی سے آزاد کرانے کے لیے آئے اور آپ سے کہا آپ جو چاہیں اس کی قیمت لے لیں اور اس کو ہمارے ساتھ بھیج دیں! آپ نے ان سے فرمایا

أَسْأَلُكُمْ أَنْ تَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي خَاتَمُ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَأُرْسِلُهُ مَعَكُمْ

میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم لا الہ الا اللہ کی شہادت دو اور اس کی کہ میں خاتم الانبیاء والرسل ہوں میں اس کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا۔

انہوں نے اس پر عذر پیش کیا اور دیناروں کی پیش کش کی، آپ نے فرمایا اچھا زید سے پوچھو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اس کو تمہارے ساتھ بلا معاوضہ بھیج دیتا ہوں، حضرت زید نے کہا میں رسول اللہ ﷺ پر اپنے باپ کو ترجیح دوں گا اور نہ اپنی اولاد کو، یہ سن کر حضرت زید کے والد حارثہ مسلمان ہو گئے اور کہا

اَشھدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ وَاَنَّ محمدًا عبدُہ ورسُولُہ

اور ان کے باقی رشتہ داروں نے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ (مستدرک حاکم ۳/ ۲۳۵)

(۳۲) حضرت ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا

إِنِّي خَاتَمُ أَلْفِ نَبِيٍّ أَوْ أَكْثَرَ

میں ایک ہزار یا اس سے زائد انبیاء کا خاتم ہوں۔ (مستدرک حاکم ۲/ ۶۵۳)

اہل علم وعرفان کہتے ہیں کہ اس سے مراد ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام ہیں۔

(۳۳) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ

وُجِعْتُ وَجَعًا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَامَنِي فِي مَكَانِهِ، وَقَامَ يُصَلِّي، وَأَلْقَى عَلَيَّ طَرَفَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ بَرَأْتَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، مَا سَأَلْتُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ، وَلَا سَأَلْتُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَانِيهِ غَيْرَ أَنَّهُ قِيلَ لِي: إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ (معجم الاوسط للطبرانی)

مجھے درد ہو گیا تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے لگے اور مجھ پر اپنی چادر کا پلو ڈال دیا، پھر فرمایا اے ابو طالب کے بیٹے! تم ٹھیک ہو گئے اور اب تم کو کوئی تکلیف نہیں ہے، میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کیا ہے، تمہارے لیے بھی اس چیز کا سوال کیا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ عطا فرما دی سوا اس کے کہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

(۳۴) بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نُكْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً، نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا(ابن ماجہ، ،احمد)

ہم قیامت کے دن ستر امتوں کو مکمل کریں گے ہم ان میں سب سے آخری اور سب سے بہتر امت ہیں۔

(۳۵) حضرت سہل بن سعد (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں حضرت عباس بن عبد المطلب (رضی اللہ عنہما) نے آپ سے ہجرت کرنے کی اجازت طلب کی، آپ نے ان سے فرمایا:

يَا عَمِّ، أَقِمْ مَكَانَكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ، فَإِنَّ اللهَ يَخْتِمُ بِكَ الْهِجْرَةَ، كَمَا خَتَمَ بِيَ النُّبُوَّةَ (معجم الكبير للطبرانی)

اے چچا جان! آپ اسی جگہ ٹھہریں جہاں آپ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس طرح ہجرت کو ختم کرے گا جس طرح مجھ پر نبوت کو ختم کیا ہے۔

(۳۶) قتادہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ یہ آیت پڑھتے:

{وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ} [الأحزاب: ۷]

تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے

بُدِئَ بِي فِي الْخَيْرِ ، وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ (مصنف ابن ابی شیبہ باب مااعطی اللہ تعالیٰ محمد ﷺ)

مجھ سے خیر کی ابتداء کی گئی ہے اور میں بعثت میں سب نبیوں میں آخر ہوں۔

(۳۷) حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لمَّا أُسرِيَ بِي السَّمَاء قربني رَبِّي عز وَجل حَتَّى كَانَ بيني وَبينه كقاب قوسين أَو أدنى لَا بل أدنى وَعَلمنِي بالسمات قَالَ يَا حَبِيبِي يَا مُحَمَّد هَل غمك أَن تجْعَل آخر النَّبِيين قلت يَا رب لَا قَالَ بلغ أمتك عني السَّلَام

وَأَخْبرهمْ أَنِّي جعلتهم آخر الْأُمَم لأفضح الْأُمَم عِندهم وَلَا أفضحهم عِنْد الْأُمَم (كنزالعمال، تاريخ بغداد، الفردوس بماثور الخطاب۳/۴۳۱)

جب مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میرے رب عزوجل نے مجھے اپنے قریب کیا حتی کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ نزدیک، بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک، اللہ عزوجل نے فرمایا اے میرے حبیب! اے محمد! کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا ہے، میں نے کہا اے میرے رب! نہیں! فرمایا: آپ اپنی امت کو میر اسلام پہنچادیں اور ان کو خبر دیں کہ میں نے ان کو آخری بنایا ہے تا کہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ نہ کروں۔

(۳۸) حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حضرت آدم (علیہ السلام) کو ہند میں اتارا گیا تو وہ گھبر ائے پس جبریل نے نازل ہو کر اذان دی، اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اشهد ان لا لہ الا اللہ دو دفعہ ، اشهد ان محمدا رسول اللہ دو دفعہ ، حضرت آدم نے پوچھا محمد کون ہیں، حضرت جبریل نے کہا وہ آپ کی اولاد میں سے آخر الانبیاء ہیں۔ (تاریخ دمشق الکبیر ج ۷ ص ۳۱۹))

(۳۹) علامہ جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر در منثور میں ایک روایت لائے ہیں، جس میں انسان کی قبر کے ابتدائی احوال کا ذکر ہے، اس روایت میں ہے کہ قبر میں فرشتوں کی طرف سے پوچھے جانے والے سوالات کے جواب میں جب قبر والا کہے گا کہ میرے نبی محمد ﷺ ہیں جو کہ خاتم النبیین ہیں تو فرشتے اسے کہتے ہیں کہ تو نے سچ کہا ہے۔

اس روایت میں ہے کہ

اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو بھیجتے ہیں کہ ان کی آنکھیں چندھیا کر دینے والی بجلی کی طرح ہیں اور ان کی آواز سخت گرج کی طرح ہے۔ اور ان کے نوکیلے دانت مرغ کے خاروں کی

طرح ہیں۔ اور ان کی سانس شعلہ کی طرح ہے جو اپنے بالوں کو درست کیے ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک کے دونوں کندھوں کے درمیان اتنا اتنا فاصلہ ہے۔

ان سے نرمی اور رحمت کھینچ لی گئی مگر ایمان والوں کے ساتھ نرمی کریں گے ان کو منکر نکیر کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتا ہے اگر تمام جن وانس اس پر جمع ہو جائیں تو اس کو نہ اٹھا سکیں۔ وہ دونوں اس سے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کون ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟

رَبِّي الله وَحده لَا شريك لَهُ والإِسلام ديني وَمُحَمّد نبي وَهُوَ خَاتم النَّبِيين

تو وہ ان کو جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ وحدہ لا شریک ہے اور اسلام میرا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور وہ نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔

تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ تو نے سچ کہا پھر وہی دونوں قبر کو دھکیلتے ہیں۔ اور اس کو کشادہ کر دیتے ہیں سامنے کی جانب سے پیچھے کی جانب سے دائیں اور بائیں کی جانب سے اس کے سر کی جانب سے اور اس کے پاؤں کی جانب سے پھر اس سے کہتے ہیں اپنے اوپر کی جانب دیکھ وہ دیکھتا ہے تو اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ وہ اس سے کہتے ہیں اے اللہ کے ولی یہ تیرا گھر ہے۔ جب تو نے اللہ کی اطاعت کی اس ذات قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ کہ اس کے دل کو ایسی فرحت و مسرت حاصل ہوتی ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔ (تفسیر در منثور تفسیر سورۃ الواقعہ)

(۴۰) حضرت ابن زمل (رضی اللہ عنہ) نے ایک خواب دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَأَمَّا النَّاقَةُ الَّتِي رَأَيْتَ وَرَأَيْتَنِي أَتَّقِيهَا فَهِيَ السَّاعَةُ عَلَيْنَا تَقُومُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِي (معجم الکبیر۸/۳۰۲، کنزالعمال، دلائل النبوۃ)

رہی وہ اونٹنی جس کو تم نے خواب میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ میں اس اونٹنی کو چلا رہا ہوں تو اس سے مراد قیامت ہے، نہ میرے بعد کوئی نبی ہو گا اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہو گی۔

(۴۱) حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے شفاعت کبریٰ کے متعلق ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس کے آخر میں ہے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں، میری اللہ کے سوا پرستش کی گئی ہے، آج مجھے صرف اپنی فکر ہے، یہ بتاؤ کہ اگر کسی سیل بند برتن میں کوئی چیز ہو تو کیا کوئی شخص سیل توڑے بغیر اس کو کھول سکتا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، حضرت عیسیٰ نے فرمایا

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَقَدْ حَضَرَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، (مسند ابی یعلیٰ ۴/۲۱۳، مسند احمد،)

محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اور وہ یہاں موجود ہیں اللہ نے ان کے اگلے اور پچھلے بہ ظاہر خلاف اولیٰ کام معاف فرما دیئے ہیں۔

(۴۲) حضرت عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے گوہ سے پوچھا میں کون ہوں؟ تو اس نے ایسی فصیح عربی زبان میں جواب دیا جسے لوگ سمجھ رہے تھے، آپ ﷺ نے اس گوہ سے پوچھا کہ

«مَنْ تَعْبُدُ؟» قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ ، وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ ، وَفِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ ، وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ ، وَفِي النَّارِ عَذَابُهُ، قَالَ: «فَمَنْ أَنَا يَا ضَبُّ؟» قَالَ: أَنْتَ رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، قَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ ، وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَكَ (معجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۵۳)

تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ گوہ نے کہا کہ اس ذات کی عبادت کرتی ہوں جس کا عرش آسمانوں میں ہے، جس کی بادشاہی زمینوں پر ہے، جس کے راستے سمندر میں ہیں، جس کی رحمت جنت میں ہے، جس کا عذاب دوزخ میں ہے، پھر آپ ﷺ نے اس گوہ سے پوچھا کہ اے گوہ! میں کون ہوں؟ گوہ نے کہا کہ آپ رب العالمین کے رسول ہیں، آپ خاتم

النبیین ہیں، جس نے آپ ﷺ کی تصدیق کی وہ کامیاب ہو گیا، جس نے آپ ﷺ کو جھٹلایا وہ ناکام ہو گیا۔

(۴۳) ایاس بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر تمام لوگوں سے افضل ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں۔ (الکامل لابن عدی ٦ / ۴۸۴)

(۴۴) حضرت ابوالطفیل (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَشَرَةَ أَسْمَاءٍ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ حَفِظْتُ مِنْهَا ثَمَانِيَةً مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَبُو الْقَاسِمِ، وَالْفَاتِحُ، وَالْخَاتِمُ، وَالْعَاقِبُ، وَالْحَاشِرُ، وَالْمَاحِي

میرے رب کے پاس دس نام ہیں، حضرت ابوالطفیل نے کہا مجھے ان میں سے آٹھ یاد ہیں، محمد، احمد، ابو القاسم، الفاتح (نبوت کا افتتاح کرنے والا) الخاتم (نبوت کو ختم کرنے والا) العاقب (جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے) الحاشر، الماحی (شرک کو مٹانے والا)۔

(دلائل النبوت لابی نعیم اصفہانی ۱ / ٦١)

(۴۵) حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر تورات نازل کی گئی تو انہوں نے اس میں اس امت کا ذکر پڑھا پس انہوں نے کہا:

يَا رَبِّي، إِنِّي أَجِدُ فِي الْأَلْوَاحِ أُمَّةً هُمُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ، فَاجْعَلْهَا أُمَّتِي قَالَ: تِلْكَ أُمَّةُ أَحْمَدَ (دلائل النبوة لابی النعیم اصبھانی ٦٨/١)

اے میرے رب! میں نے تورات کی الواح میں پڑھا ہے کہ ایک امت تمام امتوں کے آخر میں ہو گی اور قیامت کے دن سب پر مقدم ہو گی اس کو میری امت بنا دے فرمایا وہ امت احمد ہے۔

(۴۶) حضرت حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں سات آٹھ سال کا بچہ تھا، میں جو بات سنتا تھا اسے سمجھ بھی لیتا تھا، میں نے مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر ایک یہودی کو چیختے ہوئے سنا کہ

يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، حَتَّى اجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالُوا لَهُ: وَيْلَكَ مَا لَكَ؟ قَالَ: «طَلَعَ اللَّيْلَةَ نَجْمُ أَحْمَدَ

اے گروہ یہود! لوگ اس کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اس سے کہا کہ تیری بربادی تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ آج کی رات ستارہ احمدی طلوع ہوا ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

میں نے مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر دیکھا ایک یہودی کے پاس آگ کا شعلہ تھا، لوگ اس کے گرد جمع تھے اور وہ یہ کہہ رہا تھا

هَذَا كَوْكَبُ أَحْمَدَ قَدْ طَلَعَ. هَذَا كَوْكَبٌ لَا يَطْلُعُ إِلَّا بِالنُّبُوَّةِ، وَلَمْ يَبْقَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا أَحْمَدُ.

یہ احمد کا ستارہ ہے جو طلوع ہو چکا ہے یہ صرف نبوت کے موقع پر طلوع ہوتا ہے اور انبیاء میں سے اب صرف احمد کا آنا باقی رہ گیا ہے۔

حضرت حسان کہتے ہیں کہ لوگ اس کی یہ بات سن کر ہنس رہے تھے اور اس نے جو کچھ کہا اس پر تعجب کا اظہار کر رہے تھے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم اصفہانی ۱/ ۷۶،۷۵)

(۴۷) حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خارجہ انصاری (رضی اللہ عنہ) جب فوت ہو گئے

فَإِذَا الصَّوْتُ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ، فَحَسَرُوا عَنْ وَجْهِهِ وَصَدْرِهِ، فَإِذَا الْقَائِلُ يَقُولُ عَلَى لِسَانِهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُمِّيُّ، خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ الْقَائِلُ عَلَى لِسَانِهِ: صِدْقٌ صِدْقٌ صِدْقٌ، (من عاش بعد الموت لابن ابی الدنیا ۱۵/۱)

توان پر جو کپڑا تھا اس کے نیچے سے آواز آرہی تھی، لوگوں نے ان کے سینہ اور چہرہ سے کپڑا اہٹایا توان کی زبان میں کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا

حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے امی رسول ہیں، آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا، یہ بات پہلی کتاب میں بھی لکھی ہوئی ہے، پھر کوئی کہنے والا ان کی زبان پر کہہ رہا تھا کہ یہ سچ ہے، یہ سچ ہے، یہ سچ ہے۔ اس کے بعد حضرات خلفاء راشدین کا تذکرہ بھی سنا گیا۔ (من عاش بعد الموت، مؤلفہ ابن ابی الدنیا ۱/ ۱۵)

(۴۸) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا نبی پر اس طرح درود شریف پڑھو

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ الْبَرِّ الرَّحِيمِ، وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، وَالنَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ، وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ، وَمَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الشَّاهِدِ الْبَشِيرِ، الدَّاعِي إِلَيْكَ بِإِذْنِكَ، السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، وَعَلَيْهِ السَّلَامُ (الشفابتعريف حقوق المصطفے ۱۶۶/۲، نسيم الرياض ۵۴/۵)

(۴۹) حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا جب تم رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھو، تم کو علم نہیں ہے شاید یہ درود آپ پر پیش کیا جائے گا، لوگوں نے کہا اے ابو عبد الرحمان! آپ ہمیں تعلیم دیجئے انہوں نے کہا تم اس طرح درود پڑھو:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ، وَرَحْمَتَكَ، وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، (سنن ابن ماجه ،مسند ابو يعلىٰ ، المستدرك ٢ / ٢٦٩)

(۵۰) علامہ ابن القیم جوزی نے اپنی کتاب الوفا بتعریف فضائل المصطفے ﷺ میں ایک روایت نقل فرمائی ہے، حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا أَصَابَ آدمُ الخَطِيْئَةَ، رَفَعَ رَأْسَهُ فَقال: رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إلاّ غَفَرْتَ لِي. فَأَوْحَى اللّهُ تَعَالَى إِلَيه: وَمَا مُحَمَّدٌ، وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقال: رَبِّ، إِنَّكَ لَمَّا أَتْمَمْتَ خَلْقِي رَفَعْتُ رَأْسِي إلى عَرْشِكَ، فإذا عَلَيهِ مَكْتُوبٌ لَا اله إلاّ اللّهُ مُحَمَّدٌ رَسولُ الله. فَعَلِمْتُ أَنَّه أَكْرَمُ خَلْقِكَ

عَلَيك، إذ قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ. قَالَ: نَعَمْ قَدْ غَفَرْتُ لكَ، وَهُوَ آخِرُ الأَنْبِيَاءِ مِن ذُرِّيَّتِكَ، وَلوْلاَهُ مَا خَلَقْتُكَ (الوفاء بتعريف فضائل المصطفى ﷺ)

جب آدمؑ سے خطاء کا صدور ہو گیا، انہوں نے اپنا سر اٹھایا، پھر عرض کیا: اے میرے ربّ محمد ﷺ کے وسیلے سے مجھے معاف فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ محمد کیا ہے؟ اور محمد کون ہے؟ آدمؑ نے عرض کیا: اے میرے رب، جب تو نے میری پیدائش مکمل کی تھی اس وقت میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تھا، پس اس پر لکھا ہوا تھا۔

لا اله إلاّ اللّهُ مُحَمَّدٌ رَسولُ الله. اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے رسول ہیں.
پھر مجھے پتہ چل گیا کہ آپ ﷺ تیری مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والے ہیں، اسی لئے تو تو نے آپ ﷺ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، میں نے تجھے معاف کر دیا ہے، وہ (ﷺ) آپ کی اولاد میں آخر الانبیاء ہیں، اگر وہ نہ ہوتے تو میں آپ کو بھی پیدا نہ کرتا۔

(۵۱) حضرت وہب سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی طرف وحی کی کہ

أَنَا اللهُ ذُو بَكَّةَ، أَهلُهَا خِيرَتِي، وَزُوَّارُهَا وَفدِى وَفِي كَنَفِي، (وَفِيهَا بيتي) أَعمُرُهُ بأَهلِ السَّمَاءِ وَأَهل الأَرضِ، يَأتُونَهُ أَفوَاجًا شُعْثاً غُبراً، يَعُجُّون بالتَّكبِير عَجِيجًا، وَيَزجُّونَ بالتَّلبِيَةِ زَجيجًا، وَيَثُجُّونَ بالبُكَاءِ ثَجيجًا، فَمَنِ اعتَمَدَهُ لَا يُرِيدُ غَيرَهُ فَقَد زَارَني، وَضَافَنِي، وَوَفَدَ إِلَيَّ، وَنَزَلَ بِي، وَحَقَّ لي أَن أُتحِفَهُ بِكَرَامَتِي، أَجعَلُ ذَلِكَ البَيتَ وَذِكرَهُ وَشَرفَهُ وَمَجدَهُ وَسِنَاءَهُ لِنبِي مِن وُلدِكَ يُقَالُ لَهُ: إِبرَاهيم، أَرفَعُ لَهُ قَوَاعِدَهُ وَأَقضِي عَلى يَدَيهِ عِمَارَتَهُ، وأُنبِطُ لَهُ سِقَايَتَهُ، وَأُرِيهِ حِلَّه وحَرَمَهُ، وَأُعَلِّمُهُ مَشَاعِرَهُ، ثُمَّ تَعْمُرُهُ الأُمَمُ وَالقُرُونُ حَتَّى يَنتَهِي إِلَى نَبِي من وُّلدِكَ يُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، وَهوَ خَاتَمُ النَّبِيِّين، أَجعلُهُ مِن سُكَّانِهِ وَوُلَاتِهِ وَحِجَابِهِ وَسِقَاتِهِ،

فَمَن سَأَلَ عَنِّي يومَئذٍ فَأَنَا مَعَ الشُّعْثِ الغُبْرِ المُوفِينَ بِنَذرِهِم اَلمُقبِلِينَ إِلَى رَبِّهِم (الوفاء بتعريف فضائل المصطفى ﷺ)

میں اللہ ہوں مکہ مکرمہ والا، اس کے رہنے والے میرے چنے ہوئے لوگ ہیں، اس کی زیارت کے لئے آنے والے میرے مہمان ہیں اور میری حفاظت میں ہیں، اور اس میں میرا گھر ہے، میں اسے آسمان اور زمین والوں سے آباد کروں گا، جو یہاں پراگندہ اور غبار آلود حالت اور ٹولیوں کی شکل میں آئیں گے، بلند آواز سے اللہ کی بڑائی بیان کریں گے، لبیک اللھم لبیک کی آواز کے ساتھ پیش قدمی کریں گے، آواز سے گریہ وزاری کریں گے، جس نے اسی کا ارادہ کیا، اس کے سوا اسے کچھ مقصود نہ تھا، اس نے میرا دیدار کر لیا، وہ میرا مہمان بنا، وہ میری طرف مہمان بن کر آیا، وہ میرے گھر میں اترا، میرا حق ہے کہ میں اس کو اپنی بزرگی کا تحفہ دوں، میں اس گھر کو، اس کی یاد کو، اس کی عزت کو، اس کی بزرگی کو، اس کی بلندی کو، تیری اولاد میں سے ایک نبیؑ کے لئے بناؤں گا جس کا نام ابراہیمؑ ہو گا، میں اس کی بنیادیں اٹھواؤں گا، اس کے ہاتھ پہ اس کی تعمیر مکمل کرواؤں گا، میں اس کے لئے پانی نکالوں گا، میں اسے اس کا حلّ وحرم دکھاؤں گا، میں اسے مناسک حج ادا کرنے کے طریقے سکھاؤں گا، پھر اسے امتیں آباد کریں گی یہاں تک کہ یہ سلسلہ تیری اولاد میں سے ایک نبی تک پہنچے گا، جسے محمد ﷺ کہا جائے گا، وہ خاتم النبیین ﷺ ہوں گے، میں اسے اس کا رہائشی، اس کا پڑوسی، اس کا دربان، اس کو اس کے ساقیوں میں سے بناؤں گا، جو شخص مجھ سے اس دن سوال کرے گا تو میں پراگندہ، غبار آلود، اپنی نذروں کو پورا کرنے والوں، اور اپنے رب کی طرف آنے والوں کے ساتھ ہوں گا۔

(۵۲) حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا جان حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ

«أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ» ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ وَقَالَ: «اللهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ، وَأَبْنَاءِ الْعَبَّاسِ، وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْعَبَّاسِ(المعجم الكبير للطبرانی۲۰۵/۶)

میں خاتم النبیین ہوں، پھر اس کے بعد اپنے ہاتھ مبارک اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ اے میرے اللہ! عباس کو معاف فرما دیجیے، عباس کے بیٹوں کو بھی معاف فرما دیجیے، عباس کے بیٹوں کے بیٹوں کو بھی معاف فرما دیجیے۔

(۵۳) حضرت علی بن علی ہلالی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کی مرض الوفات میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کی لخت جگر بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے سرہانے تشریف فرما تھیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں یہاں تک کہ ان کی آواز بلند ہونے لگی، تو آپ ﷺ نے اپنی نگاہ اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے میری پیاری بیٹی! کس چیز نے تجھے رلایا ہے؟ حضرت فاطمہ عرض کرنے لگیں کہ مجھے آپ ﷺ کے بعد ضائع ہو جانے کا ڈر لگتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے میری پیاری بیٹی! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو جھانک کر دیکھا ہے، پھر ان میں سے تیرے والد کو چنا ہے، پھر تیرے والد کو رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو جھانک کر دیکھا تو تیرے خاوند کو چنا، اور اللہ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ میں اس کے ساتھ تیری شادی کر دوں، اے فاطمہ! ہم اہل بیت وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے سات چیزوں سے نوازا ہے، یہ سات چیزیں ہم سے پہلے کسی کو دی گئی ہیں اور نہ ہی اس کے بعد کسی کو دی جائیں گی،

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَأَكْرَمُ النَّبِيِّينَ عَلَى اللَّهِ، وَأَحَبُّ الْمَخْلُوقِينَ إِلَى اللَّهِ، وَأَنَا أَبُوكِ،

میں خاتم النبیین ہوں، اللہ کے ہاں سب نبیوں میں بزرگی والا ہوں، اللہ کے ہاں ساری مخلوقات میں محبوب ترین ہوں، میں تمہارا والد ہوں، میرے وصی تمام اوصیاء سے بہترین ہیں، اور اللہ کے سب سے زیادہ محبوب ہیں، اور میرا وصی تمہارا خاوند ہے، ہمارا شہید تمام شہداء سے بہترین ہے اور اللہ کا محبوب ہے اور وہ تیرے چچا حضرت امیر حمزہ بن عبد المطلب ہیں، وہ تمہارے والد اور تمہارے خاوند کے چچا ہیں، ہم میں وہ شخص بھی ہے جو دو سبز پروں کے ساتھ فرشتوں کے ہمراہ جنت میں اڑتا ہے اور جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے، وہ تمہارے والد کے چچا کا بیٹا ہے، تمہارے خاوند کا بھائی ہے، ہم میں اس امت

کے نواسے ہیں جو تمہارے بیٹے حسن اور حسین ہیں، وہ دونوں اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے، اور اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں کا والد ان سے بہتر ہے۔(المعجم الاوسط للطبرانی ۶/۷/ ۳۲۷)

(۵۴)حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ

جب حضرت نبی کریم ﷺ معرکہ بدر سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس بھی تھے، حضرت عباس نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں مکہ کی طرف جاؤں پھر میں وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف ہجرت کروں، جس طرح مہاجرین نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی، تو آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا، اے چچا جان!

فإنَّك خَاتَمُ المُهَاجِرينَ في الهِجرَةِ، كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبيِّينَ في النُّبُوَّةِ

تسلی رکھیے، آپ ہجرت میں اس طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔(الایماء الی زوائد الامالی والاجزاء ۳/ ۸۴، الفتح الکبیر فی الضم زیادۃ الصغیر)

(۵۵)حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَعَلِيّ خَاتَمُ الأَوصِيَاءِ(انیس الساری تخریج فتح الباری)

میں خاتم الانبیاء ہوں اور حضرت علی خاتم الاوصیاء ہیں۔

اس روایت کو علامہ ابن القیم جوزی نے اپنی کتاب موضوعات میں نقل کیا ہے۔

اسی طرح انیس الساری میں حضرت ابوذر سے ایک مرفوع روایت نقل کی گئی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور حضرت علی اور ان کی اولاد قیامت تک خاتم الاولیاء ہے، اس روایت کو بھی علامہ ابن جوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے، بلکہ مخرجین نے اس کے ایک راوی حسن بن محمد علوی کو رافضی قرار دیا ہے۔

اسی طرح اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں ایک اور روایت نقل کی گئی ہے جس میں حضرت نبی کریم ﷺ کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ سے فرمایا کہ اے علی میں خاتم النبیین ہوں اور آپ خاتم الاوصیاء ہیں، اس روایت کو بھی خطیب نے موضوع قرار دیا ہے۔

اسی طرح علامہ ابن جوزی کی موضوعات میں ایک ایسی روایت نقل کی گئی ہے جس میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا، مگر جو اللہ چاہے، اس جملے میں جو اللہ چاہے اسے ابن جوزی کہتے ہیں کہ موضوع ہے، اس جملے کو محمد بن سعید نے اس روایت کے ساتھ نتھی کیا ہے۔ (موضوعات ابن الجوزی)

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی ابتدا میں ارشاد فرمایا کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے، اس میں متقی لوگوں کے لیے ہدایت کا سامان ہے، وہ لوگ جو بن دیکھی چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، اس پر ایمان لاتے ہیں جو کچھ ہم نے آپ ﷺ پر نازل کیا، اس پر ایمان لاتے ہیں جو کچھ آپ ﷺ سے پہلے نازل کیا، وہ لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں، اس کے بعد علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ

فَلَا بُدَّ فِي الْإِيمَانِ مِنْ أَنْ تُؤْمِنَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَأَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ إلَى جَمِيعِ الثَّقَلَيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فَكُلُّ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِمَا جَاءَ بِهِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنِ؛ فَضْلًا عَنْ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ الْمُتَّقِينَ؛ وَمَنْ آمَنَ بِبَعْضِ مَا جَاءَ بِهِ وَكَفَرَ بِبَعْضِ فَهُوَ كَافِرٌ لَيْسَ بِمُؤْمِنِ.(الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان ۲۱، مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۱/۱۷۰)

ایمان لانے میں یہ بات ضروری ہے کہ تو اس بات پر ایمان لائے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جنات اور انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ ہر وہ شخص جو آپ ﷺ کی لائی ہوئی بات پر ایمان نہ لائے وہ مؤمن نہیں ہے، چاہے وہ متقی اولیاء اللہ میں سے ہی کیوں نہ ہو، اور جو

شخص آپ ﷺ کی لائی ہوئی بعض باتوں پر ایمان لاتا ہے اور بعض کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے مؤمن نہیں ہے۔

ان آیات اور نبوی ارشادات سے مسئلہ ختم نبوت بہت اچھی طرح واضح ہو گیا ہے، ان کی روشنی میں کوئی کم عقل اور بد نصیب ہی ہو گا جو آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی تسلیم کرے، علماء کرام اور اکابرین ملت نے اس مسئلہ کے پرچار کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں، ہمارے اکابرین نے اپنی زندگیاں اس کام کے لیے کھپادی تھیں، اس وقت بھی علماء کرام کی جماعتیں مستقل بنیادوں پر مسئلہ ختم نبوت کے لیے کام کر رہی ہیں۔

یہ مضمون بندہ کی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہوار میگزین ماہ نامہ آب حیات لاہور کے شمارہ اگست ۲۰۱۷ء میں شائع ہوا تھا، اب موقع محل کی مناسبت سے اسے اپنی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہوار میگزین ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور میں زیور طباعت سے آراستہ کیا جا رہا ہے، اب نئی اشاعت میں اس میں بعض ضروری اصلاحات کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کے ساتھ قائم دائم رکھے، دین پر عمل کرنے کی توفیق خیر رفیق مرحمت فرمائے، اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کی اتباع کے ساتھ ان کا عشق اور ان کی محبت نصیب فرمائے، ہماری تمام دینی کاوشوں کو ہماری نجات کا سامان کرے اور ہمیں دونوں جہاں کی کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین

خادم اسلام

محمود الرشید حدوٹی

امیر جمعیت تحفظ اسلام پاکستان

جامعہ رشیدیہ، غوث گارڈن ۲، جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ

معارف الفرقان

مؤلفہ۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی پر

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا

علامہ عبد القیوم حقانی مدظلہ کا ایمان افروز تبصرہ

حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کو آغاز کار ہی سے ادب سے جو لگاؤ پیدا ہوا اور انہیں اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے ماہنامہ آب حیات کی صورت میں مستحکم پلیٹ فارم ملا، اس کی وجہ سے ان کے قلمی اور ادبی ذوق میں مزید والہانہ پن، قوت فہم میں گہرائی، الفاظ کی تہہ تک پہنچنے کی بے پناہ قدرت اور ان کے طرق ومقامات کے استعمال کے عرفان کی بھرپور استعداد پیدا ہوگئی، ان کی اردو میں بلا کی شوخی ورنگینی اور جاذبیت ورعنائی کے اوصاف پیدا ہوئے۔

یہی وجہ ہے کہ ان کے مبتکر اسلوب میں تازہ ترین قلمی کاوش اور خالص علمی، درسی اور تفسیری تحریر بھی ایک خاص قسم کی حلاوت ادبی اور قوتِ جذب سے مالا مال ہے، جو قاری کی افزائش معلومات کا مستند وسیلہ ہونے کے ساتھ اسے خوش انداز طرز تحریر اور لطافت وطرب ناکی سے معمور الفاظ واستعارات کا بھی بہترین خزینہ عطا کرتی ہیں۔

حدوٹی صاحب کی ایک اور ممتاز خصوصیت یہ بھی ہے کہ جامعہ اشرفیہ لاہور جیسے عظیم مرکز علم میں پندرہ سال تک استاذ رہے، لہذا وہ علم کی وسعت اور قلم کی طاقت کے ساتھ فکری توازن اور دل کی کشادگی بھی رکھتے ہیں اور قدرت کی فیاضی سے انہیں عقدہ کشا ناخن تدبیر بھی عطا ہوا ہے، چنانچہ انہوں نے عملی زندگی، تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، تذکرہ، سوانح، عالمی حالات، ہمہ جہتی موضوعات اور مختلف علمی، ادبی وصحافتی معرکوں کو بہ تمام کامیابی سر کیا، جس کی وجہ سے انہوں نے بڑے بڑے اساطین ادب اور مشاہیر مدیران جرائد کو اپنا قائل معقول کر رکھا ہے۔

انہوں نے اپنے سدا بہار قلم سے اپنی تصنیف کردہ ٦٧ کتابوں اور تین جرائد کی ادارت واشاعت کے بہ شمول " مطالعہ قرآن " جیسی وقیع اور محقق تصنیف سے بھی اسلامی اردو کتب خانے کو ثروت مند کردیا، " مطالعہ قرآن " کی تمام جلدیں اور ان کی دیگر متعدد کتابیں دو ماہ سے میرے ساتھ شریک سفر وحضر ہیں اور میں وقتاً فوقتاً بھرپور استفادہ کررہا ہوں، ان کی تمام تر نگارشات کا ایک وصف یہ ہے کہ اسلوب تحریر، بیان اور طرز ادا تحریر کے اعتبار سے اپنے جلو میں دل کشی، جاذبیت اور حسن وجمال کے جملہ اسباب سے بہ تمام وکمال لیس ہے۔

چنانچہ ان کا قاری جہاں متعلقہ موضوع پر پوری بصیرت حاصل کرلیتا ہے، وہاں ان کی تحریریں پڑھنے کے بعد اس کا ذہن ودماغ جدید معلومات کے ایک پورے جہاں کے روبہ رو ہوتے ہیں، اور ان کے دل کش جملوں، سحر انگیز تعبیرات واستعارات، دلآویز تشبیہات وتمثیلات کی فردوس بہ داماں کائنات میں کھوسا جاتا ہے۔

میں نے حدوٹی بھائی کے مخلص قارئین کو سنا جو ان کے بلند صحافتی مرتبے کے اعتراف کے ساتھ ان کی ادبی برتری کو بھی تسلیم کرتے ہیں اور مجھے یہ اعتراف کرنا پڑرہا ہے کہ موصوف اردو کے شگفتہ نگار صاحب طرز ادیب ہیں۔ " مطالعہ قرآن " کے سوال وجواب اور خالص تدریسی انداز تحریر میں بھی ایک خطیبانہ آہنگ موجود ہے، قلبی سوز وگداز، شکوہ خسروانہ، عالمانہ لطافت ومٹھاس اس پر مستزاد، تصنیف وتالیف مولانا حدوٹی کی خدمات کا سب سے بڑا، زیادہ وسیع میدان ہے، اس میدان میں بھی ضلالت وگمراہی کی وادیوں میں بھٹکتی بے شمار روحوں کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے صراط مستقیم پر چلنا نصیب ہورہا ہے۔

تصنیفات کے میدان میں موصوف کے موضوع اگرچہ مختلف رہے ہیں، لیکن ان سب کا قدر مشترک ایک ہی ہے، یعنی قرآن وحدیث کی تعلیمات کی نشرواشاعت، ان کے اتباع اور ان پر عمل کی دعوت اور شرک وبدعات کا ازالہ، یا ان کے راستہ میں رکاوٹ

بننے والے غیر مفید مضامین کے خلاف اعلان جنگ، اس میں ان کی ہر تصنیف تیر بہ ہدف ہے تاہم "مطالعہ قرآن" کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

حدوٹی صاحب نے اس اہم واقدم علمی اور دعوتی کام کو اپنی تمام تر صلاحیتوں اور سرگرمیوں کا اصل ہدف بنالیا ہے، وہ اپنی عظیم تفسیری کاوش "مطالعہ قرآن" میں قرآنی علوم ومعارف کے بحر بے کراں سے موقع و محل کی مناسبت سے ضروری اور اہم تعلیمات کو سوال وجواب کی شکل میں پیش کر رہے ہیں، یہ سلسلہ تفسیر اگرچہ اپنی جلدوں، صفحات اور حجم کے اعتبار سے مختصر مگر اپنی افادیت اور اہمیت کے اعتبار سے بہت بڑی، اہم علمی، ادبی، روحانی اور قرآنی خدمت ہے، بہ قامت کہتر اور بہ قیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے، چودہ پارے چار جلدوں میں مکمل ہو چکے ہیں، ہر جلد متوسط سائز اور تقریباً ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔

مؤلف ساری توجہ ادھر مبذول فرما کر بقیہ حصہ کی بھی تکمیل فرمادیں، کام کی تکمیل بھی ہو جائے گی اور ادنیٰ سے ادنیٰ اردو تعلیم والے حضرات وخواتین بھی اپنے گھروں میں بھرپور استفادہ کرتے رہیں گے، تعلیمی، تبلیغی اور تربیتی حلقوں کے لیے تیر بہ ہدف سوغات ہے، گھروں اور سکولوں میں درس قرآن کے شائقین بھی قرآنی علوم و معارف کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔

(ماہ نامہ القاسم نوشہرہ کے پی کے)

☆☆☆☆

اِدارہ آبِ حیات ٹرسٹ

اغراض و مقاصد

☆ طلباء کو دینی اور دنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا

☆ ذہین اور ہونہار طلباء و طالبات کو وظائف دینا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا تا کہ وہ تعلیم کے میدان میں نمایاں ترقی کر سکیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔

☆ بیواؤں، یتیموں کی پرورش کے لیے ماہانہ امداد کرنا اور خاص طور پر یتیم بچے / بچیوں کی شادی کے موقع پر مالی امداد کرنا اور دستکاری سنٹرز کا قیام عمل میں لانا۔

☆ بچوں کی زندگیوں کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنا اور آخرت والی زندگی کو سنوارنے کا فکر کرنا۔

☆ جنگ، زلزلہ، سیلاب یا آسمانی آفات کی صورت میں متاثرین کی امداد کرنا۔

☆ غریب اور بے سہارا مریضوں کے علاج کے لیے فری ڈسپنسری کا قیام۔

☆ کمپیوٹر سنٹر کا قیام تا کہ غریب اور نادار بچے بچیاں کمپیوٹر کی تعلیم مفت حاصل کر سکیں۔

☆ اسلامی لائبریری کا قیام، تعلیمی، اخلاقی شعور پیدا کرنے کے لیے تقاریر، ورکشاپ اور سیمینارز کا انتظام کرنا۔

☆ اسلامی تعلیمات کی ترویج و اشاعت کے لیے اقدامات عمل میں لانا۔

☆ ٹرسٹ ہذا کے زیر انتظام قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم، درس نظامی کے ساتھ ساتھ حسن قرأت اور علوم فقہ سے متعلق کلاسز کا اجراء بھی کیا جائے گا۔

☆ دینی رسائل، جرائد اور کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

اِدارہ آبِ حیات ٹرسٹ

غوث گارڈن 2 [illegible] لاہور کینٹ

0300-0321-9458876